Tarseel, Vol.17 (ISSN:0975-6655)
A Peer Reviewed Research Journal of Urdu
Listed in UGC-CARE
Directorate of Distance education,
University of Kashmir

ہندوستان میں اوپن ڈسٹنس لرننگ-ایک تجزیہ

پروفیسر مشتاق احمد آئی پٹیل

تلخیص

فاصلاتی تعلیم، تعلیمی نظام کا ایک جز ہے، لیکن پھر بھی بہت پیچیدہ اور ایک وسیع علاقہ ہے، اس میں شریک حصہ دار طلباء، اساتذہ، تعلیمی ادارے، حکومت کے عہدیداران، حکومتی پالیسیاں سبھی اس پراثر انداز ہوتے ہیں جو خود بھی اس طرز تعلیم کی تبدیلیوں کے زیر اثر ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ پچھلے چند سالوں میں (جن میں کووڈ-۱۹ کا عرصہ بھی شامل ہے)، ان اداروں کا مظاہرہ کیسا رہا؟ اب ملک کے طول وعرض میں اداروں اور طلباء کی شرکت کیسی ہے؟ دیہی وشہری علاقوں میں طلباء اور بالخصوص لڑکیوں کا حصہ کیسا ہے؟ علاقائی مراکز طلباء تک پہنچنے کا اہم ذریعہ ہیں، وہ شہری و دیہی علاقوں میں قائم ہیں۔ یونیورسٹیاں مختلف قسم کی اور مختلف مضامین سے منسلک ہیں ان میں کونسا طرز تعلیم استعمال ہو رہا ہے۔ انہی نکات کو سمجھنے کی کوشش اس آرٹیکل میں کی جارہی ہے۔

کلیدی الفاظ:

اوپن ڈسٹنس لرننگ، خواتین کی خصوصی یونیورسٹیاں، یونیورسٹیوں کے اقسام

2.0 تمہید

رسمی تعلیم پری پرائمری سے پی ایچ ڈی تک مختلف مراحل سے گزرتی ہے، جو عمر کے تین سال سے تقریباً ۲۴ سال تک جاری رہتی ہے۔ تعلیم اگرچہ مختلف مراحل پر ہوتی ہے، لیکن فاصلاتی تعلیم اوپن اسکول (جیسے NIOS) اور اوپن یونیورسٹی (جیسے IGNOU) سے ہونے والی تعلیم ہے۔ اعلیٰ سطح پر یہ فاصلاتی تعلیم اوپن یونیورسٹی یا نظامت فاصلاتی تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ فاصلاتی تعلیم کے نظم میں بڑے مسائل اور چیلنجز ہیں، پٹیل وانصاری (۲۰۱۴) نے فاصلاتی تعلیم میں حائل کئی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کچھ فوائد کا بھی ذکر کیا ہے، جہاں یہ طرز جمہوریت، سماجی انصاف کو فروغ دیتا ہے، وہیں ان کا ماننا ہے کہ باقاعدہ نظم ونسق (ریگیولیٹری فریمورک) کی دشواریاں، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کی کمی، انکے کردار کی ناسمجھی، نظم ونسق کی دشواریاں، لاگت وفوائد میں بے ترتیبی وغیرہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

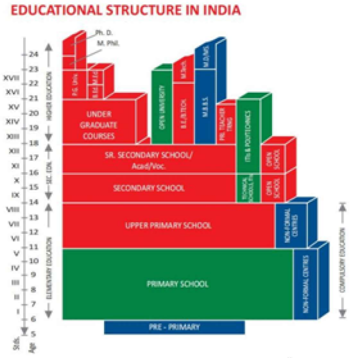

خاکہ: 1 اوپن لرننگ تعلیمی نظام کا حصہ

Source: UGC Brochure on Higher Education in India at a glance

فاصلاتی تعلیم نظم کو خاکہ 1 میں دکھایا گیا ہے۔ اوپن یونیورسٹی کلاس XIII یعنی یو جی کے پہلے سال سے اور عمر کے ۱۸ سال کے بعد شروع ہوتی ہے۔ چونکہ اس کا فلسفہ کھلا (اوپن) ہے، یعنی اس میں بڑھی عمر کے افراد بھی فاصلاتی طور پر تعلیم حاصل کرسکتے ہیں، اس لئے اس کی حتمی عمر نہیں لکھی گئی ہے۔ یہ ہندوستانی تعلیمی نظام میں ایک تسلیم شدہ طریقہ ہے، اس لئے اس سے حاصل شدہ اسناد باقاعدہ (ریگیورلر) اسناد کے مساوی ہیں، جس میں یو۔جی۔سی کا او۔ڈی۔ایل اور براہ راست ذریعہ اور روایتی ذریعے سے حاصل کی گئی اسناد کی برابری کا خط بھی شامل ہے۔ اس کے مطابق او۔ڈی۔ایل یا/ اور براہ راست ذریعے (آن لائن موڈ) سے حاصل شدہ انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ یا ڈپلومہ سطح کی اسناد، متعلقہ روایتی انداز کے ذریعے پیش

کیے جانے والے انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ یا ڈپلوموں کے برابر سمجھی جائیں۔

اوپن لرننگ کو خاکہ نمبر 1 میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اعلیٰ تعلیم میں اوپن لرننگ اعلیٰ معیار کی تعلیم ہے، خاکہ ہمیں یہ بھی بتلاتا ہے کہ اس میں پڑھ رہے طلبہ کا حصہ روایتی یو۔جی (UG) پروگرامس کے مقابلہ کم ہے، لیکن مختلف اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم میں اوپن لرننگ کے طلبہ کی شراکت چودہ فیصد سے بھی زائد ہے، یہی وجہ ہے کہ او۔ڈی۔ایل (ODL) کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ ضروری ہے۔

عملی اصطلاحات

اس مضمون میں جن الفاظ کو استعمال کیا گیا ہے، ان کے معنی اس طرح سے ہیں۔

اوپن ڈسٹنس لرننگ یا اوپن لرننگ

اس مضمون میں اسے فاصلاتی تعلیم کے طور پر بھی استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا نظام تعلیم ہے جس میں معلم و متعلم کے درمیان جو جغرافیائی فاصلہ ہے، اسے پُر کرنے کے لئے مختلف ذرائع (میڈیا) جیسے پرنٹ، الیکٹرانک، آن لائن کا استعمال کیا جاتا ہے، اور کبھی کبھار تعلیمی مراکز (لرنرسپورٹ سینٹرز) میں روبرو ہونے کا موقع ملتا ہے، تاکہ دوری کو قابو میں رکھتے ہوئے لچک دار اکتسابی ماحول فراہم کیا جائے۔

خواتین کی خصوصی یونیورسٹیاں

اعلیٰ تعلیم کے سرکاری یا نجی یک جنس ادارے جو مختلف مضامین میں تعلیم دے رہے ہوں، اور جو صرف طالبات کو داخلہ دیتے ہیں، تاکہ ان کی تعلیم میں حصہ داری کو بڑھا سکیں، نتیجتاً پورے سماج کی ترقی کا ضامن بنیں۔

یونیورسٹیوں کے اقسام

سرکاری یا نجی یونیورسٹیاں یا ادارے جو مختلف مضامین، یا سبھی مضامین میں مراکز اور/ یا صرف فاصلاتی تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ یہ جماعت XIII سے آگے اور عمر کے ۱۸ سال سے اوپر کی تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ اس مضمون میں اداروں کو یونیورسٹیوں کے مترادف الفاظ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

علاقہ

اس مطالعہ میں علاقہ سے مراد شہری و دیہی علاقہ ہے، جہاں پر یونیورسٹی کا قیام ہے، اور جہاں طلبہ فاصلاتی تعلیم میں داخلہ

لیتے ہیں۔

ریجنل سینٹرز (علاقائی مراکز)

علاقائی مراکز او۔ڈی۔ایل (ODL) نظام کو فروغ دینے، ایل۔ایس۔سیس (LSCs) کے قیام، ترقی، دیکھ بھال اورنگرانی کے ذمہ دار ہیں۔علاقائی مراکز پروگراموں اور طلباء کی معاونت کی خدمات کے لیے بھی ذمہ دار ہیں۔

3.0 طریقہ تحقیق

اس تحقیق میں AISHE ۲۰۲۰-۲۰۱۹ء یعنی بنیادی ذرائع سے حاصل شدہ اعداد و شمار کا استعمال کیا گیا۔محقق نے ہندوستان میں فاصلاتی نظام پر کچھ سوالات قائم کیے ہیں تا کہ تحقیق کو ایک سمت ملے۔ان سوالات کے حل کی تلاش نے معطیات کو جدول میں پیش کرنے میں مدد دی۔حاصل شدہ اعداد و شمار کا مختلف طرز سے کہیں فیصد، کہیں کہیں مجموعی فیصد کو معلوم کیا گیا۔مثال کے طور پر طلبہ کی تعداد اور اداروں کی تعداد کا موازنہ مناسب نہ ہوتا اس لیے متعلقہ زمروں میں ان کے فیصد حصہ کو معلوم کر کے اس طرح حاصل شدہ فیصد کا آپس میں موازنہ کیا گیا۔ایک چینی مقولہ ہے, 'ایک تصویر ہزار الفاظ سے بہتر ہے'، اسی لئے قارئین کے ذہن میں بہتر منظر کشی کے لیے معطیات کو خاکوں اور گرافس میں پیش کیا گیا ہے۔اعداد و شمار کے اس تجزیہ اور خاکوں کی تیاری کے لیے گوگل شیٹ کا استعمال کیا گیا، اور ملک گیر فاصلاتی تعلیم کے اداروں اور طلبہ کی تعداد بتانے کے لیے مائیکروسافٹ پینٹ سے اشکال میں ضروری تبدیلی کی گئی۔

4.0 تجزیہ اور بحث ومباحثہ

IQ: پچھلے چھ سالوں میں او۔ڈی۔ایل ODL اداروں میں طلبہ کی تعداد کا رجحان کیسا رہا؟

جدول 1: فاصلاتی تعلیمی ادارے، طلباء کی تعداد، چھ سالوں میں کل داخلہ کا فی صد اور مجموعہ فی صد

سال	ادارے برائے فاصلاتی تعلیم	اندراج شدہ طالبہ کی تعداد	
		نمبر اور فیصد	مجموعی فیصد
2014-15	157 (21.16%)	38,11,723 (15.89%)	15.89%

2015-16	130 (17.52%)	38,24,901 (15.95%)	31.84%
17-2016	114 (15.36%)	40,89,781 (17.05%)	48.89%
2017-18	118 (15.90%)	40,31,594 (16.81%)	65.70%
2018-19	104 (14.02%)	39,72,068 (16.56%)	82.25%
2019-20	119 (16.04%)	42,56,416 (17.75%)	100.00%

* فہرست میں وہ یونیورسٹیاں/ادارے شامل ہیں جو فاصلاتی طرز کے ذریعے پروگرام پیش کرنے کے لیے تسلیم شدہ ہیں (ماخذ: AISHEاور DEBاعدادوشمار)

یوں تو مختلف یونیورسٹیوں میں طلبہ کے اندراج کا دعویٰ مختلف ہوتا ہے، لیکن صحیح اعداد وشمار تو مستند وسیلہ سے ملتا ہے۔ اسلئے، جدول 1 میں DEB ڈی۔ای۔بی اور ۲۰۲۰-۲۰۱۹ء AISHE ویب گاہ سے پچھلے چھ(٦) تعلیمی سالوں کے اعداد و شمار اکٹھا کر کے ان کا موازنہ کیا گیا۔اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سال ۲۰۱۴-۲۰۱۵ء سے ۲۰۱۹-۲۰۲۰ء طلبہ کے داخلے میں بتدریج بڑھوتری ہوتی رہی ہے لیکن ۲۰۱۷-۲۰۱۸ء اور ۲۰۱۸-۲۰۱۹ء کے سال میں دیکھا گیا کہ طلبہ کے داخلے میں کچھ حد تک کمی واقع ہوئی ہے، ہوسکتا ہے اس کی وجہ کووڈ-۱۹ کا اثر بھی رہا ہو۔کل ملا کر ان چھ سالوں میں طلبہ کا ہر سال کے داخلہ کا حصہ تقریباً یکساں رہا، جو کل داخلہ کی شراکت کا کم سے کم یعنی ۱۵.۸۹ فی صد اور زیادہ سے زیادہ ۱۷.۷۵ فی صد رہا۔

اسی طرح سے پچھلے چھ سالوں میں اداروں کی تعداد معلوم کی گئی جو فاصلاتی تعلیم دے رہے تھے، ان کی تعداد کم و بیش یکساں رہی۔ان میں سب سے زیادہ ۲۰۱۵-۲۰۱۴ء میں ۱۵۷ ادارے یعنی چھ سالوں کی شراکت کا ۲۱.۱۶ فی صد اور ۲۰۱۹-۲۰۱۸ء میں ۱۰۴ ادارے یعنی ۱۴.۰۲ فی صد ہی تسلیم شدہ تھے۔ یہاں پر اداروں کا مطلب وہ تمام یونیورسٹیاں یا ادارے (انسٹی ٹیوشنز) ہیں، جو فاصلاتی نظام کے ذریعے تعلیم پہنچا رہی ہیں۔نوٹ کرنے والی بات یہ ہے کہ ۲۰۱۷ء کے فاصلاتی

تعلیم کے نئے ناصول وضوابط(ریگیولیشنس)کااثر اداروں کی کمی کے طور پر بھی دیکھا جا سکتا ہے،کیوں کہ ان اصول و ضوابط(ریگیولیشنس)میں معیار پرتوجہ دی گئی ہے۔

داخلہ لینے والے طلبہ کے فی صداوراداروں کے فی صدکا موازنہ کیا جائے تو گراف(خاکہ 2)سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ سوائے ۲۰۱۵۔۲۰۱۴ءاور۲۰۱۷۔۲۰۱۶ءکے باقی تمام سالوں میں طلبہ کی تعدادلگاتار بڑھی ہےاوراداروں کی تعداداس کی بنسبت گھٹی ہےیعنی اس کا فیصد۵۰ فی صد سے بھی کم ہوتا ہوادکھائی دے رہا ہے۔اس سے لگتا ہے کہ آنے والے دنوں میں جہاں طلبہ کی تعداد بڑھ رہی ہےاداروں کی تعدادبھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔

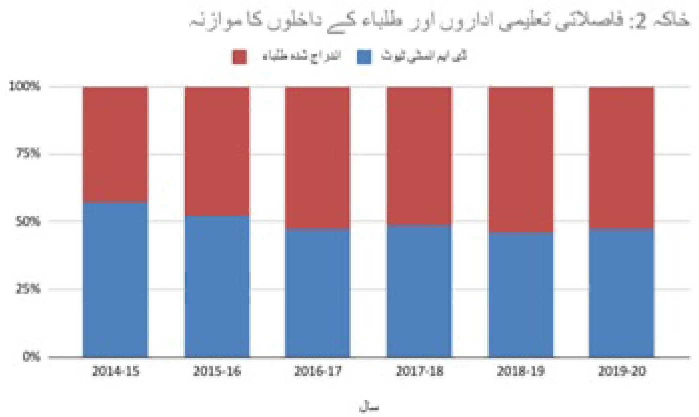

2Q:ریاستی اعتبار سے فاصلاتی تعلیم دینے والے ادارے اورطلبہ کی تعدادوفی صدکتنی ہے؟

جدول2:ریاستی اعتبار سے فاصلاتی تعلیم دینے والے ادارے اورطلبہ کی تعدادوفی صد

ریاست	فاصلاتی تعلیم مہیا کرانے والی یونیورسٹیاں اوران کی فی صدحصہ داری	فاصلاتی ذریعے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور فیصدحصہ
تمل ناڈو	15 (12.61%)	530953 (12.47%)
کرناٹک	10 (8.4%)	67402 (1.58%)
مہاراشٹر	9 (7.56%)	631728(14.84%)
مغربی بنگال	8(6.72%)	109929 (2.58%)

اترپردیش	7(5.88%)	64708 (1.52%)
تلنگانہ	7(5.88%)	51434(1.21%)
مدھیہ پردیش	7(5.88%)	143591(3.37%)
آندھراپردیش	7(5.88%)	252251(5.93%)
راجستھان	6(5.04%)	151533(3.56%)
دہلی	6 (5.04%)	1556933(36.58%)
کیرالہ	5(4.2%)	198390(4.66%)
آسام	5(4.2%)	68158 (1.6%)
ہریانہ	4(3.36%)	61147(1.44%)
اوڈیشہ	3(2.52%)	17535(0.41%)
چھتیس گڑھ	3(2.52%)	74007(1.74%)
اتراکھنڈ	2(1.68%)	64055(1.5%)
پنجاب	2(1.68%)	39801(0.94%)
جموں وکشمیر	2(1.68%)	19114(0.45%)
گجرات	2(1.68%)	50408(1.18%)
بہار	2(1.68%)	26309(0.62%)
اروناچل پردیش	2(1.68%)	6730(0.16%)
تریپورہ	1(0.84%)	6752(0.16%)
سکم	1(0.84%)	29170(0.69%)
پڈوچیری	1(0.84%)	13652(0.32%)
ہماچل پردیش	1(0.84%)	6823(0.16%)
چنڈی گڑھ	1(0.84%)	13903(0.33%)

مجموعی عدد	119(100%)	4256416(100%)

جدول 2 میں ریاستوں کے تحت فاصلاتی طور پر تعلیم دینے والے اداروں کی تعداد معلوم کی گئی۔ اس سے یہ نتیجہ نکل کر آیا کہ تمل ناڈو، میں سب سے زیادہ یعنی ۱۵ ادارے (۱۲.۵ فی صد) فاصلاتی تعلیم دے رہے تھے، جبکہ تریپورہ، ہماچل پردیش، چنڈی گڑھ میں سب سے کم یعنی صرف ایک ادارہ ہی فاصلاتی تعلیم چلا رہا تھا، جس کا تجزیہ یہاں کیا گیا ہے، ویسے یہاں ان ریاستوں کا ذکر نہیں کیا گیا جہاں پر کوئی فاصلاتی تعلیم کا ادارہ نہیں ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا گیا کہ تمل ناڈو، کرناٹکا، مہاراشٹرا میں ملک کے ۲۵ فی صد سے زائد فاصلاتی تعلیم کے ادارے کام کر رہے تھے، جبکہ ان میں اگر مغربی بنگال، اتر پردیش، تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے اداروں کی تعداد کو بھی شامل کیا جائے تو ملک کے آدھے سے زائد ادارے انہیں آٹھ (۸) ریاستوں میں قائم تھے، جو فاصلاتی طور پر طلبہ تک تعلیم پہنچا رہے تھے۔

اب اگر طلبہ کے اندراج کی بات کریں تو ایک حیرت انگیز انکشاف یہ بھی ہوا کہ دلی، مہاراشٹرا اور تمل ناڈو ریاستوں میں فاصلاتی تعلیم کے ۸۹.۶۳ طلبہ موجود ہیں اور باقی ۱۱.۳۶ فیصد طلبہ پورے ملک سے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ فاصلاتی تعلیم کا دباؤ ملک کے مختلف علاقوں یا یونیورسٹیوں پر مختلف ہے اور کہیں کہیں یہ حد سے بھی زیادہ نظر آتا ہے۔ خاکہ 3 میں پورے ملک میں فاصلاتی تعلیم دینے والے ادارے اور طلبہ کو ملک کے نقشہ پر دکھایا گیا ہے۔

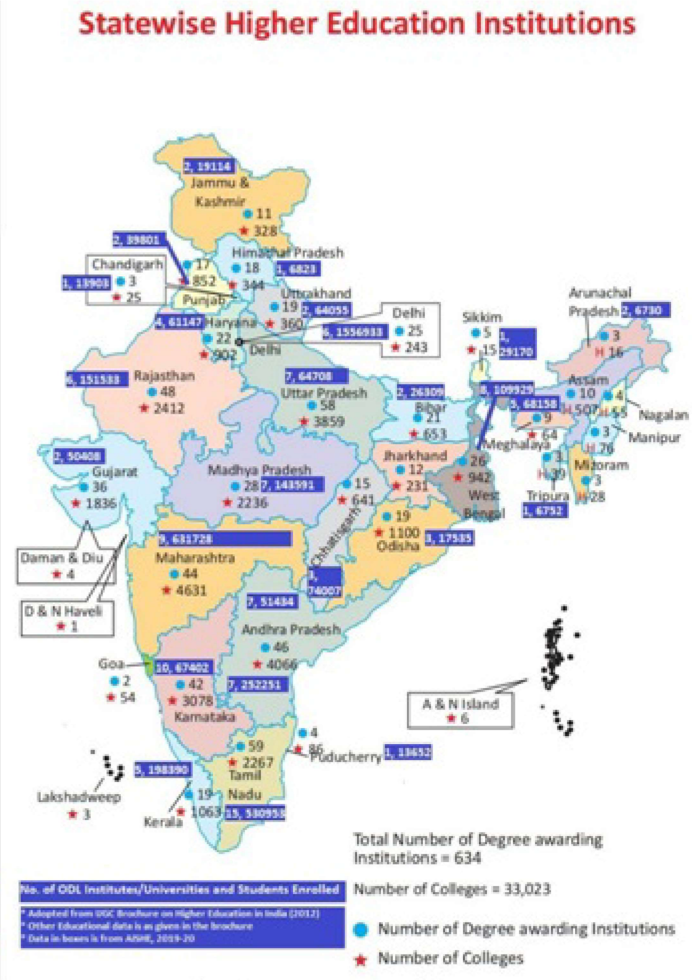

خاکہ 3: ریاستی اعتبار سے فاصلاتی تعلیم دینے والے اداروں اور طلباء کی تعداد اور فی صد

ساتھ ہی ساتھ ان ریاستوں میں موجود یونیورسٹیوں کا، جو فاصلاتی تعلیم فراہم کر رہی ہیں پورے ملک میں موجود فاصلاتی تعلیم فراہم کرنے والی یونیورسٹیوں کے ساتھ فیصد معلوم کیا گیا۔اسی طرح متعلقہ ریاستوں میں فاصلاتی تعلیم میں داخلہ لینے والے طلباء کا پورے ملک کی یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے والے طلبہ کے ساتھ فی صد معلوم کیا گیا۔اس طرح حاصل دونوں فی صد کا موازنہ پورے ملک کے اعداد وشمار کی روشنی میں کیا گیا،اس طرح حاصل ہونے والے اعداد وشمار کو نقشہ (خاکہ 4) میں پیش کیا گیا ہے۔اس نقشے سے پتہ چلتا ہے کہ مہاراشٹر، آندھرا پردیس، دلی، تمل ناڈو میں طلبہ کی فی صد شرکت کی تعداد یونیورسٹیوں کے موازنے میں کافی زیادہ نظر آ رہی ہے،یعنی یہ ان ریاستوں میں فاصلاتی نظام تعلیم فراہم کرنے والے اداروں کی کمی ظاہر کر رہا

ہے، بالفاظ دیگران ریاستوں میں ملک گیر سطح کے مقابلہ میں مزید اداروں کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

خاکہ 4: مختلف ریاستوں میں فاصلاتی اداروں کا متعلقہ ریاستوں میں اندراج طلباء سے موازنہ

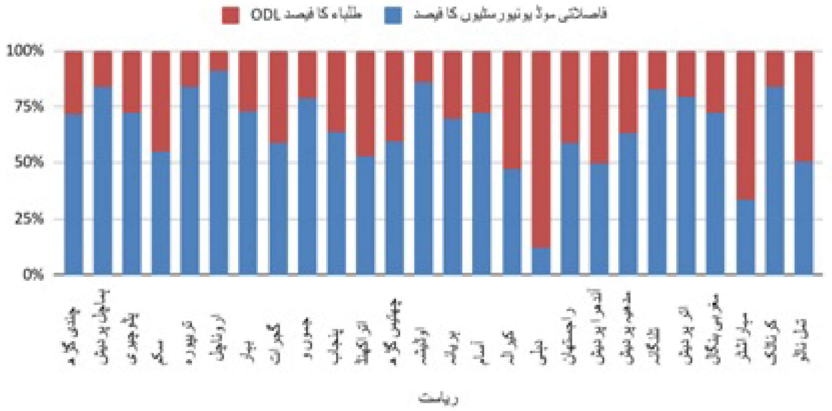

Q3: علاقوں کے اعتبار سے اداروں کا قیام، طلباء وطالبات کا اندراج کتنا ہے؟

جدول 3: علاقائی اعتبار سے یونیورسٹیوں، طلباء وطالبات کی شرکت

علاقہ	اداروں کا مرکز	طلباء (لڑکے) (او۔ڈی۔ایل)	طالبات (لڑکیاں) (او۔ڈی۔ایل)	او۔ڈی۔ایل کی تمام اصناف
دیہی	39 (32.77%)	413359 (17.46%)	355779 (18.83%)	769138 (18.07%)
شہری	80 (67.23%)	1953659 (82.54%)	1533619 (81.17%)	3487278 (81.93%)
گرانڈ کل	119 (100%)	2367018 (100%)	1889398 (100%)	4256416 (100%)
source: AISHE data 2019-19				

جدول 3 میں فاصلاتی تعلیم دینے والے اداروں کی علاقائیت کو جاننے کی کوشش کی گئی۔ اس سے یہ بات نکل کر آئی کہ زیادہ تر ادارے (۶۷.۲۳ فی صد) شہری علاقوں میں قائم ہیں، جبکہ صرف ۳۲.۷۷ فی صد ادارے دیہی علاقوں میں قائم ہیں۔

اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ بہت ساری یونیورسٹیاں جو کئی سالوں سے شہروں سے باہر قائم ہونگی، اب آبادی اور شہری وسعت کے بڑھنے سے شہروں میں آ چکی ہیں اور ان کا بھی شمار اب شہری اداروں میں ہونے لگا ہے۔

اس طرح یونیورسٹی میں طلبہ کے داخلے کے تناسب کا موازنہ کیا جائے تو دیہی علاقوں میں ۴٦.۱۷ فیصد لڑکے اور ۸۳.۱۸ فی صد لڑکیاں اور شہری علاقوں میں ۸۲.۵۴ فیصد لڑکے اور ۸۱.۸۱ فی صد لڑکیاں فاصلاتی نظام میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں, یعنی نقشہ (خاکہ 5) سے ظاہر ہے کہ شہری علاقوں میں یونیورسٹیوں کی تعداد زیادہ ہے، لیکن ان علاقوں میں اس سے بھی زیادہ طلبہ کی تعداد ہے، یعنی ان علاقوں میں مزید فاصلاتی تعلیم کے ادارے قائم کرنے چاہیے۔

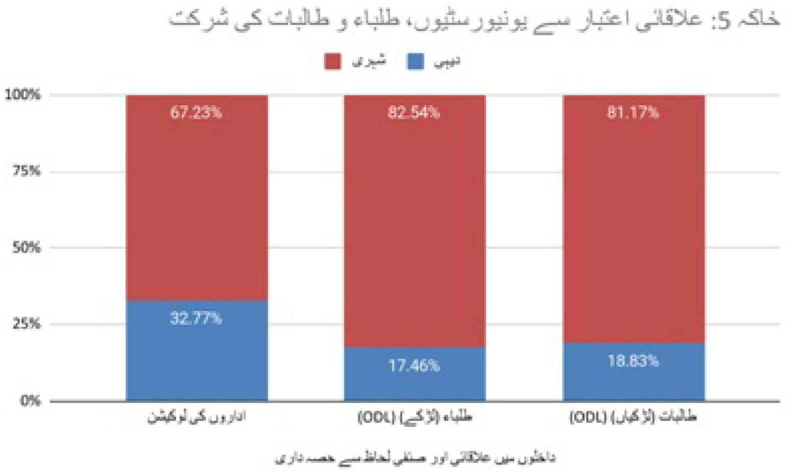

Q 4: خواتین کی مختص و عام یونیورسٹیوں کی تعداد اور طلباء و طالبات کی شرکت کتنی ہے؟

جدول 4: خواتین کی مختص و عام یونیورسٹیاں طلباء (لڑکے) اور طالبات (لڑکیوں) کی شرکت

خصوصی ادارے برائے خواتین	خصوصی ادارے برائے خواتین	طالبات کا عمومی اور خصوصی اداروں برائے خواتین میں داخلہ	طلبا کا عمومی اور خصوصی اداروں برائے خواتین داخلہ
نہیں	115 (96.64%)	1884369 (99.73%)	2365607 (99.94%)
جی ہاں	4(3.36%)	5029 (0.27%)	1411 (0.06%)

گرانڈ کل	119(100%)	1889398 (100%)	2367018 (100%)

یکساں تعلیم کی فراہمی کے لیے مختلف کوششیں ہورہی ہیں، جس میں خواتین کے اداروں کا قیام بھی شامل ہے۔ حالانکہ باقاعدہ (ریگیولر) تعلیم میں لڑکیاں اور انکے والدین اپنی بچیوں کو خواتین کے اداروں میں تعلیم دینا پسند کرتے ہیں، لیکن کیا یہی حال فاصلاتی تعلیم کے اداروں کا بھی ہے، جہاں طالبات کو باقاعدہ تعلیم (ریگیولر) کی طرح تدریسی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پٹیل ۲۰۲۲ء مانتے ہیں کہ خواتین کے لئے اعلیٰ تعلیم میں یعنی باقاعدہ کالج (ریگیولر کالجز) میں ۱۹۹۲ء کے بعد کافی کام ہوا ہے۔ اس کے برعکس یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیم کے اعداد وشمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے ادارے جو صرف خواتین کے لیے فاصلاتی تعلیم فراہم کر رہے ہیں صرف ۳.۳۶ فی صد ہیں، جبکہ باقی سب ۹۶.۶۳ فی صد سبھی کو تعلیم (جنرل) فراہم کر رہے ہیں، جن میں خواتین بھی شامل ہیں۔ اس سے ظاہر ہورہا ہے کہ لڑکیوں کو عام (جنرل) یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے۔

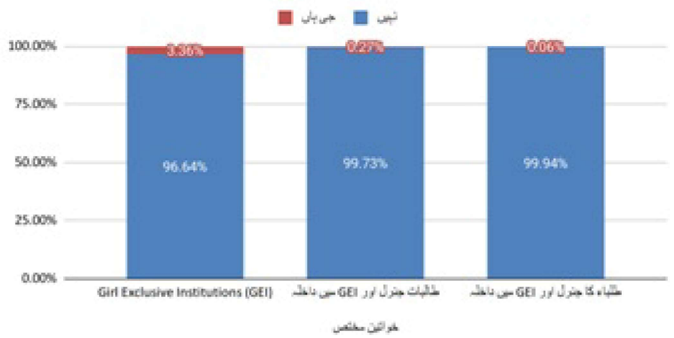

خاکہ 6: خواتین کی مختص و جنرل یونیورسٹیاں - طلباء (لڑکے) اور طالبات (لڑکیوں) کی شرکت

جدول 4 کے اس تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں تک خواتین کے داخلوں کا تعلق ہے وہ اپنا داخلہ عام (جنرل) یونیورسٹیوں میں کثرت سے کراتے ہیں، جہاں پر سبھی صنفوں کے طلبہ پڑھ رہے ہیں۔ اس کی مثال لڑکیوں کے عام یونیورسٹیوں کے ۹۹.۷۳ فی صد داخلہ سے ملتی ہے، یعنی صرف صفر اشاریہ ستر فی صد طالبات خواتین کی یونیورسٹیوں میں فاصلاتی طرز پر پڑھ رہی ہیں۔ ایک چونکانے والی حقیقت نظر آئی کہ طلباء یعنی لڑکوں کی ایک چھوٹی سی تعداد صفر اشارہ صفر چھ فی صد خواتین کی یونیورسٹیوں میں بھی پڑھ رہے ہیں۔ مزید تفتیش سے پتہ چلا کہ جیوتی ودیا پیٹھ خواتین کی یونیورسٹی، راجستھان واحد ایسی

خواتین کی یونیورسٹی ہے جو مردوں کو بھی داخلہ دیتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ خواتین کی یونیورسٹی میں مرد پڑھ رہے ہیں، امید ہے کہ آنے والی تحقیقات اس پر بھی نظر ڈالے گی۔

Q 5: مختلف اقسام کی یونیورسٹیوں کی فاصلاتی تعلیم میں شرکت کتنی ہے؟

جدول 5: مختلف اقسام کی یونیورسٹیاں

یونیورسٹیوں کی قسم	یونیورسٹیوں کی تعداد و فیصد
اسٹیٹ پبلک یونیورسٹی	61(51.26%)
اسٹیٹ پرائیویٹ یونیورسٹی	14(11.76%)
اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی	14(11.76%)
سنٹرل یونیورسٹی	12(10.08%)
ڈیمڈ یونیورسٹی-پرائیویٹ	6(5.04%)
ڈیمڈ یونیورسٹی گورنمنٹ	6(5.04%)
قومی اہمیت کا ادارہ	4(3.36%)
اسٹیٹ پرائیویٹ اوپن یونیورسٹی	1(0.84%)
سنٹرل اوپن یونیورسٹی	1(0.84%)
مجموعی کل	119(100.00%)
Source:AISHEdata2019-20	

جدول 5 میں فاصلاتی تعلیم دے رہے اداروں کے طرز پر ایک نظر ڈالی گئی تو اس میں ہر طرح کے ادارے جیسے ریاستی عوامی و نجی (پبلک و پرائیویٹ) یونیورسٹی، ریاستی و قومی اوپن یونیورسٹی، سینٹرل یونیورسٹی، گورنمنٹ اور پرائیویٹ ڈیمڈ یونیورسٹی، قومی اہمیت کے ادارے جیسے سبھی ادارے شامل ہیں۔ ایس۔ داس (۲۰۰۷ء) نے لکھا ہے حکومت کی ذمہ داری کو مولانا آزاد نے بہت بہترین انداز سے اس طرح کہا ہے کہ کوئی ریاست اس وقت تک اپنی ذمہ داری ادا کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ تعلیم کے حصول اور خود کی بہتری کے لیے ہر ایک فرد کے لیے ذرائع فراہم نہ کرے، اسی پس منظر میں تجزیے سے محقق کو یہ پتا چلا کہ فاصلاتی تعلیم دینے والے اداروں میں سب سے زیادہ ریاستی ۵۱.۲۶ فی صد پبلک یونیورسٹیوں کا حصہ ہے، جو نصف سے بھی

زیادہ ہیں (خاکہ 7)۔ تعلیم کنکرنٹ لسٹ (Concurrent list) میں ہے، جس میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو ذمہ داری لینی چاہئے اور جدول 5 سے پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف حکومت بلکہ عوام بھی اس میں شرکت کر رہی ہے۔

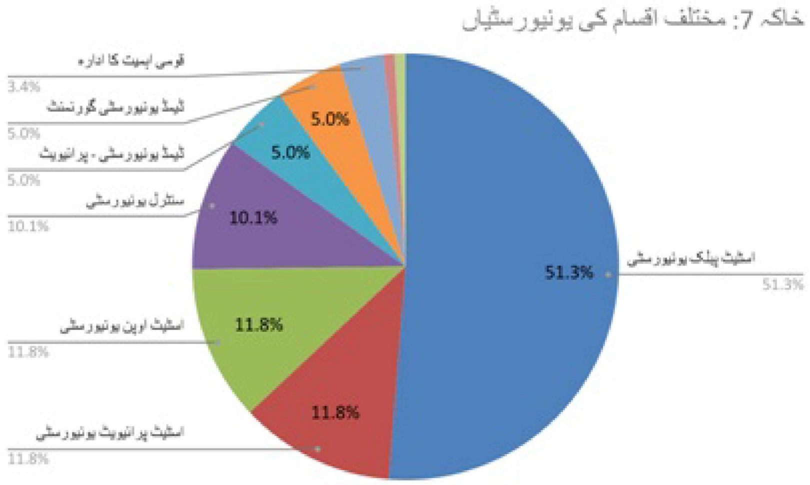

6Q: علاقائی اعتبار سے مختلف اقسام کی یونیورسٹیوں کے علاقائی مراکز (ریجنل سینٹرز) کے قیام کی شرکت کیسی ہے؟

جدول 6: علاقائی سطح پر ریجنل سینٹرز اور یونیورسٹیوں کی اقسام

علاقائی مراکز کی تعداد کا مجموعہ	مراکز		
قسم	شہری	دیہی	کل تعداد
اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی	79	14	93
	(22.97%)	(4.07%)	(27.03%)
سنٹرل اوپن یونیورسٹی	68	(0%)	68
	(19.77%)		(19.77%)
اسٹیٹ پبلک یونیورسٹی	29	83	112
	(8.43%)	(24.13%)	(32.56%)
سنٹرل یونیورسٹی	28	4	32
	(8.14%)	(1.16%)	(9.3%)

ڈیمڈ یونیورسٹی-گورنمنٹ	17 (4.94%)	(0%)	17 (4.94%)
ریاستی نجی یونیورسٹی	6 (1.74%)	5 (1.45%)	11 (3.2%)
ڈیمڈ یونیورسٹی-پرائیویٹ	6 (1.74%)	1 (0.29%)	7 (2.03%)
قومی اہمیت کا ادارہ	2 (0.58%)	2 (0.58%)	4 (1.16%)
اسٹیٹ پرائیویٹ اوپن	(0%)	0(0%)	0(0%)
مجموعی کل	235 (68.31%)	109 (31.69%)	344 (100%)

پورے ملک میں کل ۱۱۹ یونیورسٹیاں ہیں، جو فاصلاتی تعلیم فراہم کر رہی ہیں اور جدول کے مطابق ان کے ۳۴۴ علاقائی مراکز قائم ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مراکز (سنٹرز) ریاستی پبلک یونیورسٹیوں کے پاس ہیں یعنی ۳۲.۵۶ فی صد، اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی کے پاس ۲۷.۰۳ فی صد اور سینٹرل اوپن یونیورسٹی کے پاس ۱۹.۷۷ فی صد سنٹرز ہیں، اسٹیٹ پرائیویٹ اوپن یونیورسٹی اور انسٹیٹیوٹ انڈر اسٹیٹ کے پاس کوئی ریجنل سنٹرز نہیں ہے۔

اسٹیٹ پبلک یونیورسٹیوں میں کل تعداد کے ۲۴.۱۳ فی صد علاقائی مراکز (ریجنل سنٹرز) دیہی علاقوں میں ہیں جو کہ دیہی علاقوں کے علاقائی مراکز (ریجنل سنٹر) کا ایک بڑا حصہ ہے۔ شہری علاقوں میں علاقائی مراکز (ریجنل سنٹرز) کی کثیر تعداد ریاستی اوپن یونیورسٹی (۲۲.۹۷ فی صد)، مرکزی اوپن یونیورسٹی (۱۹.۷۷ فی صد)، ریاستی پبلک یونیورسٹی (۸.۴۳ فی صد) میں بالترتیب موجود ہیں۔ اس تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ علاقائی مراکز (ریجنل سینٹرز) کے قیام میں شہری علاقوں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اگر اس تجزیے کو طلبہ کے مقام یا علاقائیت کے تجزیہ جدول 3 اور نقشہ (خاکہ 5) سے جوڑ کر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ طلبہ کی کثیر تعداد شہری علاقے سے ہے اس لیے علاقائی مراکز (ریجنل سنٹر) کا قیام بھی شہری علاقوں میں ہو رہا ہے۔

خاکہ 8: علاقائی سطح پر ریجنل سینٹرز کے قیام کے اعتبار سے مختلف اقسام کی یونیورسٹیوں کا حصہ

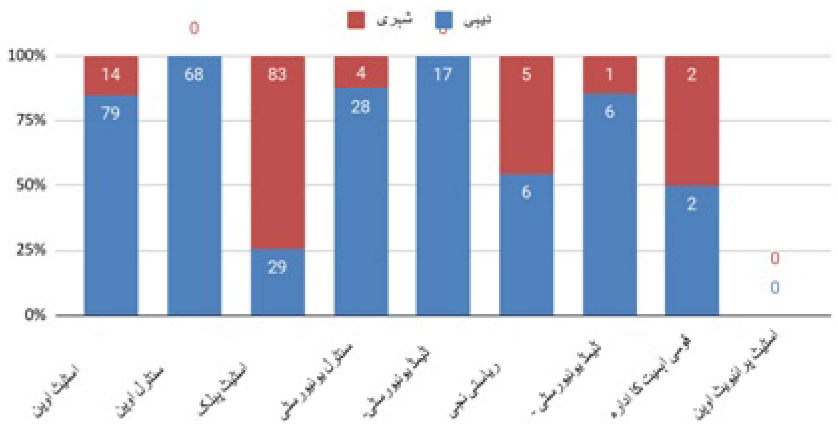

خاکہ 8 میں اس تجزیہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سب سے زیادہ (۶۸) علاقائی مراکز (ریجنل سینٹرز) مرکزی اوپن یونیورسٹی یعنی IGNOU کے پاس ہیں جو کل علاقائی مراکز (ریجنل سینٹرز) کا ۱۹.۷۷ فی صد ہے، جبکہ بقیہ تقریباً ۸۰ فی صد علاقائی مراکز (ریجنل سینٹرز) باقی تمام یونیورسٹیوں یعنی ۱۱۸ یونیورسٹیوں کے پاس ہیں۔

Q7: خصوصی مضامین میں فاصلاتی تعلیم دے رہی یونیورسٹیوں کی تعداد کیا ہے؟

جدول 7: مختلف مضامین کی یونیورسٹیوں کی تعداد

خصوصی مضامین (سپشیلائزیشن)	تعداد
زراعت	4
تکنیکی	3
سنسکرت	3
قانون	3
زبان	3
ویٹرنری	2
خواتین یونیورسٹی	1
ویدک	1

ٹیکنیکل/میڈیکل	1
کھیل/یوگا/جسمانی تعلیم	1
دیہی	1
طبی (میڈیسن)	1
انتظام (تمام متعلقہ)	3
فاصلاتی تعلیم	1
آرٹس اور سائنس	1
کوئی سپیشیلائزیشن نہیں	90
مجموعی کل	119

source:AISHEdata2019-20

جدول 7 سے پتہ چلتا ہے کہ ویسے تو عمومی (جنرل) مضامین میں تعلیم دے رہی یونیورسٹیوں کی تعداد کل تعداد (۱۱۹) میں سے ۹۰ ہیں جو کل تعداد کا ۷۵ فی صد سے بھی زیادہ ہے۔ داس (۲۰۰۷) نے مولانا آزاد کے قول کا ذکر کیا ہے، جو یہاں ضروری ہے، ''ہر فرد کو ایک ایسی تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے جو اسے اپنی صلاحیتوں کو ترقی دینے اور ایک مکمل انسانی زندگی گزارنے کے قابل بنائے۔ ایسی تعلیم ہر شہری کا پیدائشی حق ہے۔'' یعنی اس قول کے مطابق ہر مضمون کو تعلیم کا حصہ ہونا چاہئے، لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا ہر طرح کا مضمون فاصلاتی تعلیم میں پڑھانے کی اجازت ہے۔ اس لئے یو جی سی (او ڈی ایل) کے ۲۰۱۷ء کے اصول وضوابط (ریگیولیشن) کو جانچا گیا جس کے مطابق پوسٹ گریجویٹ سطح، انجینئرنگ، میڈیسن، ڈینٹل، فارمیسی، نرسنگ، آرکیٹیکچر، فزیوتھراپی کے پروگراموں کو فاصلاتی تعلیم میں چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے باوجود بھی جب یونیورسٹیوں کے خصوصی مضامین (اسپیشیلائزیشن) کو دیکھا گیا تو وہ ان میدانوں میں پروگرام مہیا کر رہے تھے۔ اب یہ سوچنے والی بات ہوگی کیا یہ یونیورسٹی کے اصول وضوابط (ریگیولیشن) کی تعمیل نہیں کر رہے ہیں؟ محقق قارئین کو اس ضمن میں مزید تحقیق کی دعوت دیتے ہیں۔

خاکہ 9: مختلف مخصوص مضامین کی یونیورسٹیوں کی تعداد

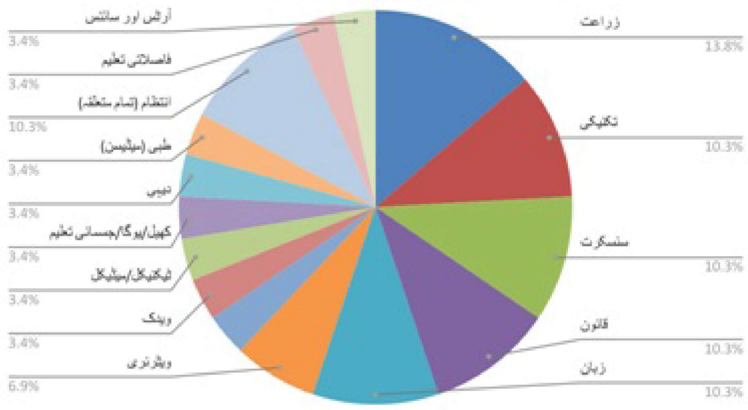

5.0 نتائج

اس تحقیق سے پتہ چلا کہ ملک کے سبھی حصوں میں فاصلاتی تعلیم رائج ہے۔ فاصلاتی تعلیم یونیورسٹیوں اور یونیورسٹیوں کے نظامت فاصلاتی تعلیم سے دی جا رہی ہے۔ مختلف ریاستوں میں اداروں کی تعداد اور اس میں پڑھنے والے طلبہ کی تعداد مختلف ہے۔ دونوں صنفوں کے تعلیمی اداروں یعنی عام تعلیمی اداروں کی تعداد زیادہ ہے اور یہ ادارے شہروں میں کثیر تعداد میں ہیں جہاں ان میں تعلیم حاصل کرنے والے بھی کثرت سے ہیں۔ فاصلاتی تعلیم میں لڑکیاں خصوصی خواتین کے اداروں کی بنسبت عام اداروں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ سوائے چند یونیورسٹیوں کے سبھی یونیورسٹیوں میں دیہی و شہری علاقوں میں علاقائی مراکز (ریجنل سینٹرز) قائم ہیں۔ ڈی۔ ای۔ بی کے قوانین کے مطابق یہ یونیورسٹیاں مختلف مضامین میں فاصلاتی تعلیم دے رہی ہیں اور کچھ یونیورسٹیاں تو اپنی مہارت کے مضامین بھی رکھتی ہیں، جن میں وہ خصوصی تعلیم دے رہی ہیں۔

OOO

6.0حواشی

Works Cited

1. Das, Suranjan, "The Higher Education in India and the Challenge of Globalisation." Jstor, Apr. 2007
2. DEB, UGC. "Open and Distance Learning - ODL Regulation." DEB, UGC, 2020, https//:deb.ugc.ac.in/DEB/Regulations.Accessed1Oct.2022.
3. DEC, IGNOU, and IGNOU DEC. Recognition of ODL Institution, Handbook 2009. 2009, https//:deb.ugc.ac.in/pdf/RecognitionODLInstitutionsHandbook2009.pdf.Accessed9 Oct.2022.
4. GoI, and AISHE." All India Survey on Higher Education 2018-19. "Ministry of Education, MinistryofEducation,GoI,2019,https//:www.education.gov.in /sites /upload_files/ mhrd/files/ statistics-new/AISHE%20Final%20Report%202018-19.pdf.Accessed9Oct. 2022.
5. GoI, and UGC. University Grants Commission) Open and Distance Learning Programmes and OnlineProgrammes(Regulations,2020.4Sept.2020,https//:deb.ugc.ac.in/ Uploads/ 20200906. pdf.Accessed9Oct.2022.
6. Government of India, and GoI The Gazette of India. University Grants Commission (Open and DistanceLearning)Regulations,2017.2017, https//:deb. ugc.ac.in / pdf/ ODL Regulations 2017.pdf.Accessed9Oct.2022.
7. Ministry of Education, GoI, and AISHE." All India Survey on Higher Education 2019-20. " AISHE,MoE,2020,https//:www.education.gov.in/ sites/ upload_ files/ mhrd/files/statistics-new/aishe_hi.pdf.Accessed9Oct.2022.
8. Patel, Mushtaq Ahmed. Women Participation in Higher Education Institutions in India - An Analysis.)Unpublished(,2022.
9. Patel, Mushtaq Ahmed, and Mohasina Anjum Ansari." The Issues and Challenges in Distance Education. "NationalJournalofExtensiveEducationandInterdisciplinaryResearch,vol.II,no. 1,Jan.2014,pp.57–61.

10. UGC, and UGC.“ University Grants Commission) Open and Distance Learning Programmes and Online Programmes (Regulations, 2020.” Ministry of Education, Ministry of Education, GoI,2020,https//:deb.ugc.ac.in/Uploads/20200906.pdf.Accessed8Oct.2022.

11. University Grants Commission Administrator. New Brochure.Cdr. UGC, 2012, http//:14.139.60.153 /bitstream/ 123456789/ 323/ 1/ Doc-HIGHER% 20EDUCATION%20IN%20INDIA%20AT%20A%20GLANCE.pdf. Accessed 13 Oct. 2022.

❍❍❍

رابطہ

Correspondence

Prof.MushtaqAhmedI.Patel

ProfessorofEducation,

DirectorateofDistanceEducation,

MaulanaAzadNationalUrduUniversity,

Gachibowli,Hyderabad-500032

Mob:9440028488

Email:patelmushtaq04@gmail.com